نقش آغاز   بسم اللہ الرحمن الرحیم   راشد الحق سمیع حقانی

الفتح اور حماس کی لڑائی
اسرائیل اور امریکہ کی کامیابی

عالم اسلام کی شکست وریخت اور تنزل وانتشار کا سفر تیزی سے جاری ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب اور اقوام ان دنوں عالم اسلام پر کسی سجے ہوئے ہوئے دسترخوان کی طرح وحشیوں کی صورت میں ٹوٹے ہوئے ہیں۔ دنیا کے کونے کونے میں مسلمانوں کے خلاف سازشیں اپنے عروج پر ہیں اور نئی صلیبی جنگ اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ عالم اسلام کی سرزمین پر جاری وساری ہے۔ مسلمانوں کی سیاسی ابتری اقتصادی بربادی اور تعلیمی تنزل نے بھی کہیں کا نہیں چھوڑا۔ پھر زیادہ افسوس اور دکھ اس بات پر ہے کہ اسکے باوجود بھی مسلمان ہوش کے ناخن نہیں لے رہے اور داخلی طور پر بھی وہ اپنے ہاتھوں ہلاکت کے گڑھوں میں خود کو تیزی کے ساتھ دھکیل رہے ہیں انہیں اپنے گردوپیش اور دشمنوں کے عزائم اور طبل جنگ سے کوئی سروکار نہیں۔ اسکی تازہ مثال بدقسمت سرزمین فلسطین میں جاری مسلمانوں کا آپس میں قتل وقتال ہے، جو گزشتہ کچھ عرصے سے باہم مشت وگریبان چلے آرہے ہیں۔ سوختہ سامانی اور خانہ ویرانی کی تمام تدبیریں دونوں آزمارہے ہیں۔ مسلمانوں کی جگ ہنسائی کا دنیا بھر میں مذاق اڑایا جارہا ہے اور القدس کی آزادی کی منزل آنکھوں سے دور ہوتی چلی جارہی ہے اور لاکھوں فلسطینی شہیدوں کا خون اپنے ہاتھوں سے فلسطینی کھرچ رہے ہیں۔ الفتح پارٹی اس بحران کی زیادہ ذمہ دار ہے۔ اس لئے کہ الفتح گزشتہ ساٹھ سالوں سے بلاشرکت غیرے فلسطین پر کسی نہ کسی صورت میں برائے نام ہی سہی حکومت کررہی ہے اور فلسطینی کاز کی نمائندگی کے لئے بھی یہ پیش پیش رہی ہے۔ اگرچہ اس کی تمام تر حکمت عملی اور جدوجہد ناکامی تک ہی محدود چلی آرہی ہے۔

حماس جو ایک انقلابی اور راسخ العقیدہ اسلامی جماعت ہے اور اس نے مسئلہ فلسطین میں ایک نئی روح اپنی جدوجہد سے بھردی تھی پھر الیکشن میں بھی اس نے بھرپور سیاسی کامیابی حاصل کرلی لیکن اسرائیل، امریکہ اور الفتح تینوں نے مل کر اس حکومت کو چلنے نہیں دیا اور عوامی وجمہوری منتخب حکومت کے راستے میں آخر تک روڑے اٹکاتے رہے۔ جس طرح کہ الجزائر میں انہوں نے اسلامی جماعت کے ساتھ کیا۔ پھر یاسر عرفات کی وفات کے بعد صدر محمود عباس جو اس وقت اسرائیل، امریکہ اور یورپی یونین کا محبوب ترین صدر ہے، کے ذریعے حماس حکومت کے لئے وقفوں وقفوں سے

مشکلات پیدا کی جاتی رہیں اور اس کے ساتھ ساتھ الفتح کے کارکنوں نے حماس کے کارکنوں کو تشدد کا نشانہ بھی بنانا شروع کیا اور پھر آہستہ آہستہ دونوں فریقوں کے درمیان تصادم شدت اختیار کرتا گیا۔ اس خراب صورتحال پر پورا عالم اسلام تشویش میں مبتلا ہو گیا۔ جس پر سعودی عرب کے حکمرانوں نے بڑی ہمت اور محنت سے ان دونوں جماعتوں کو مکہ معظمہ میں جمع کیا اور انہیں عالم اسلام کے جذبات سے آگاہ کیا کہ آپ دونوں کی لڑائی سے فلسطین کی آزادی کی منزل اور دور ہوتی چلی جائے گی۔ صلح کی کامیاب کوششوں کے بعد دونوں فریقوں کے درمیان آخر کار صلح کا معاہدہ ہو گیا۔ لیکن کچھ ہی عرصہ بعد یہود کی سازشیں دوبارہ رنگ لائیں اور دونوں فریقوں کے درمیان گزشتہ ایک ماہ سے پھر شدید جھڑپیں ہو رہی ہیں اور اب تک کی اطلاعات کے مطابق سینکڑوں فلسطینی مسلمانوں کا خون اپنے ہی فلسطینی بھائیوں کے ہاتھوں ہو چکا ہے۔ دونوں فریق کھل کر ایک دوسرے کو ختم کرنے کے درپے ہو گئے ہیں۔ پھر اس میں شدت اس وقت مزید آئی جب فلسطینی صدر محمود عباس نے عوامی منتخب فلسطینی حماس کے وزیر اعظم اور اس کی حکومت کو ختم کر دیا اور ایک نئی کٹھ پتلی عبوری حکومت کا قیام راتوں رات لایا گیا اور حماس کو مکمل دیوار کے ساتھ لگانے کی کوششیں اپنے عروج پر پہنچ گئیں ہیں۔ اسرائیل نے کھل کر محمود عباس کی حمایت کا اعلان کیا ہے اور عین ممکن ہے کہ کچھ ہی دنوں میں اسرائیلی افواج اور الفتح دونوں مل کر حماس کے مقابلے میں ایک ساتھ لڑیں۔ یہ عالم اسلام کیلئے کتنے افسوس اور شرم کی بات ہے؟ افسوس صد افسوس مسلمانوں کی عقل و فراست پر یہ کس سمت میں جا رہے ہیں؟...... ماضی میں افغانستان میں مجاہدین کی جماعتوں نے بھی آپس میں خونریزی کی اور اسکے نتیجے میں امریکی استعمار کو دوبارہ افغانستان میں اپنے ناپاک قدم جمانے کا موقع مل گیا۔ اسی طرح ایک آزاد افغانستان کو دوبارہ غلام بنا دیا گیا۔ افسوس کہ الفتح اور حماس نے افغانستان سے کوئی عبرت حاصل نہیں کی۔ فلسطینی کاز ساٹھ سال میں کچھ نہ کچھ آگے بڑھا تھا اس آپس کے فساد نے اسے پھر اسی زیرو پوائنٹ پر پہنچا دیا ہے جہاں سے آزاد فلسطینی ریاست کی منزل کا حصول اب ایک دیوانے کا خواب لگ رہا ہے۔ دشمن اس کامیابی پر بغلیں بجا رہا ہے اور عالم اسلام کے گھر گھر میں صف ماتم بچھی ہوئی ہے اور یہ ماتم در ماتم کا سلسلہ یونہی تا دیر رہے گا۔ شکست کے منحوس سائے عالم اسلام کے در و دیوار پر یونہی قابض رہیں گے اور ظلمت شب کی سیاہی مسلمانوں کے مقدر کو یونہی تاریک سے تاریک تر بناتی رہیگی جب تک کہ انکا آپس کا اتفاق و اتحاد حقیقی معنوں میں پیدا نہ ہو اور جب تک کہ یہ ماضی سے عبرت حاصل نہ کریں اور جب تک کہ یہ قرآن و حدیث کے روشن و واضح احکامات پر عمل نہ کریں۔ اگر عالم اسلام کے سارے منتشر گروہ اور ممالک کچھ دیر کیلئے اپنے گریبان میں جھانکیں اور غفلت و کاہلی اور عیش و طرب کے ماحول سے انہیں فرصت حاصل ہو تو وہ احتساب نفس اور ماضی و آزاد مستقبل کیلئے سر جوڑ کر بیٹھیں اور عملی اقدامات کرنے کی کوشش کریں ورنہ ہماری آئندہ کی سو نسلیں بھی یونہی غلامی کی چکی میں پستی رہیں گی اور القدس کی آزادی کا خواب ادھورا ہی رہ جائے گا۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم